بسم اللہ الرحمن الرحیم

اولیاء کرام کے نام نذر کئے ہوئے جانور حلال ہیں

اشرف علی تھانوی کا پانی تفسیر میں یہ حکم لگانا کہ جو مسلمان حضرات اولیاءِ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مثل سید احمد کبیر و شاہ عبدالحق و سیدۃ النساء بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا اور رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے وسیلہ و طفیل سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں مقاصد اور مرادیں پیش کرتے توشہ وغیرہ نیاز دلاتے ہیں وہ سب مرتکب حرام و ناجائز ہوگیا۔ قطعاً افتراء اور باطل ہے اسی طرح شبیر احمد عثمانی محمود الحسن کا اپنی تفسیر میں یہ حکم لگانا کہ اگر کسی مسلمان نے جانور ذبح کیا اور اس کے ذبح کرنے سے تقرب غیر اللہ کا چاہا وہ مرتد ہو جائے گا۔ اور ذبیحہ اس مرتد کے ذبیح کی طرح مردار ہوگا یہ مسلمانوں پر کھلا ہوا ظلم اور قبیح افتراء ہے۔

وقت ذبح اللہ کا نام لیا جائے

عامہ مفسرین نے تصریح فرمائی ہے کہ اہلال بغیر جو حرام ہے اس سے ذکر اسم غیر اللہ عند الذبح مراد ہے اور مہل عرف شرعی میں بمعنی ذابح کے ہے پس مدارِ حرمت کسی غیر اللہ کے مطلقاً کسی طرح بھی نام لگے ہوئے پر رکھ دینا مخالفتِ اتفاق حضرات مفسرین کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہے اور محض اس بناء پر حکم ارتداد اور ذبیحہ پر ذبیحہ مرتد کی طرح حرام کرنے کا حکم عائد کر دینا ان دیابنہ کا ظلم تکفیر مسلمین میں بے باکی اور خودان کی ابلیسی شریعت ہے۔ اگر کسی مسلمان نے ذبح جانور سے قبل یہ نیت کرلی ہو کہ رب تبارک و تعالیٰ میری فلاں مراد سیدنا غوثِ اعظم یا سیدی غریب نواز اجمیری یا سیدنا احمد کبیر رفاعی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے وسیلہ و طفیل میں پوری فرمادے تو میں اس جانور کو ذبح کر کے اس کے ثواب کی نذران بزرگانِ دین کی ارواح طیبات کو پیش کروں گا۔ اور وہ مراد پوری ہونے پر جانور کو تقرب الی اللہ کی نیت سے خالص اللہ کے نام پر ذبح کر کے منت پوری ہونے پر جانور کو تقرب الی اللہ کی نیت سے خالص اللہ کے نام پر ذبیحہ حلال ہے۔ تفسیر وسیط علامہ واحدی میں ہے۔

یعنی "ما اهل به لغير الله" کا مطلب یہ ہے کہ جو بتوں کے نام پر ذبح کیا جائے اور وقتِ ذبح اس پر

غیر خدا کا نام لیا جائے یہی قول سارے مفسرین کا ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اپنے ترجمان القرآن میں اسی کی تائید و توثیق فرمائی ہے اور تفسیر روح البیان میں اسی طرح ہے۔

یعنی اس حدیث شریف کی اللہ نے لعنت فرمائی اس شخص پر جس نے غیر اللہ کے لئے ذبح کیا تشریح فرماتے ہوئے امام نووی نے فرمایا مراد اس ارشاد پاک کی وہی وقتِ ذبح غیر اللہ کا نام لینا ہے جیسے کہ وہ شخص جس نے ذبح کے وقت بتوں کا یا موسیٰ یا ان کے سوا کسی کا نام لیا۔ تفسیرِ بیضاوی پارہ نمبر 2 رکوع 5 میں ہے۔

وما اهل به لغير الله اى رفع به الصوت عنده الذبح

یعنی اہلال لغیر اللہ کے معنی یہ ہیں کہ جانور کے ذبح کے وقت بجائے خدا کے بت کا نام لیا جائے۔

تفسیرِ جلالین میں اس موقع پر فرمایا۔

یعنی وہ جانور جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا۔ بلند آواز سے بتوں کا نام لے کر وہ حرام کیا گیا۔

اسی تفسیرِ بیضاوی میں دوسرے مقام پر سورہ مائدہ پارہ نمبر 6 رکوع 4 میں آیت کریمہ کے تحت فرمایا گیا

(ترجمہ) وہ جانور حرام ہے جس پر ذبح کے وقت بجائے خدا کے غیر خدا کا نام لیا جائے جیسے کفار کا بجائے بسم اللہ کے باسم اللات والعزی بوقت ذبح کہنا۔

اس موقع پر تفسیرِ جلالین میں ارشاد فرمایا۔

وما اهل لغير الله به اى بان ذبح على اسم غيره

یعنی اہلال لغیر اللہ کی صورت یہ ہے کہ غیر خدا کے نام پر ذبح کیا جائے۔

امام الہمام برہان الدین ابو الحسن علی ابن ابی بکر الفرغانی المرغینانی رحمۃ اللہ علیہ ہدایہ اور نہایہ ص 430 میں تحریر فرماتے ہیں۔

(ترجمہ) مکروہ ہے اللہ کے نام کے ساتھ کسی دوسری چیز کا ذکر کرنا ذبح کے وقت اور اس کی صورت یہ کہ ذابح وقتِ ذبح یوں کہے۔ "بسم اللہ محمد رسول اللہ محمد کی دال پر پیش کے ساتھ اس لئے شرکت غیر نہیں

پائی گئی۔ لہذا وہ ذبح غیر اللہ کے لئے نہ ہوا مگر مکروہ اس لئے ہوا کہ ظاہری صورت کے لحاظ سے غیر اللہ کے نام کا ملنا پایا گیا اور دوسری صورت یہ کہ ذبح کرنے والا غیر اللہ کو اللہ کے نام ساتھ معطوفاً ذکر کر کے مثلاً یوں کہے بسم اللہ فلاں یا بسم اللہ و محمد رسول اللہ دال کے زیر کے ساتھ تو اب ذبیحہ حرام ہو جائے گا۔ کہ اہلِ لغیر اللہ پایا گیا۔

تیسری صورت یہ کہ ذبح کرنے والا تسمیہ پڑھے اور جانور کو ذبح کر کے لٹانے سے پہلے یا بعد میں ذکر غیر اللہ کرے تو اب صورۃً معنیً دونوں سے فصل پایا گیا اور اس صورت میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اس لئے حدیث شریف میں ہے کہ سرکار دو عالم (ﷺ) نے ذبیحہ کے بعد یہ دعا پڑھی کہ اے اللہ اس قربانی کو امتِ محمدیہ کے ان لوگوں کی جانب سے قبول فرما جنہوں نے تیری وحدانیت اور میری نبوت کی گواہی دی ہو۔

برجندی و قاضی خان میں ہے کہ

یعنی کسی شخص نے قربانی کی اور جانور کو ذبح کرتے ہوئے یوں کہا بسم اللہ و بنام خدا و بنام نبی علیہ السلام امام محمد بن فضل نے فرمایا اگر اس شخص نے حضور (ﷺ) کا اسم مبارک محض تعظیماً لیا تو یہ جائز ہے اور اس ذبیحہ میں کوئی شرعی حرج نہیں اور اگر اس نے حضور کا نام اللہ کے ساتھ شرکت کے ارادے سے لیا تو اب ذبیحہ حلال نہ ہوگا۔

ان تصریحات کی روشنی میں ملاحظہ ہو کہ جو یہ کہتے ہیں کہ قبل و بعد جب کبھی کسی طرح غیر اللہ کا نام کسی شے پر لگا اس کا کھانا حلال نہ رہا اور وہ جانور حرام ہو گیا باطل اور کھلی گمراہی ہے یہ شریعت پر افتراء ہے۔

مسلمان جو جانور اس لئے پالتے ہیں کہ ان کو اللہ کے نام پر ذبح کر کے کھانا پکوا کر کسی اللہ کے ولی کی روح کو ایصال ثواب کیا جائے گا۔ یہ جائز ہے اور جانور بھی حلال و طیب ہے۔ اس کو "**وما اہل لغیر اللہ**" میں داخل کرنا بدترین جہالت اور مسلمان اہلِ سنت سے دیابنہ کی عداوت اور خون گمراہی ہے۔

قرآن مقدس کا ارشاد ہے۔ یعنی اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں کہ یہ حلال ہے اور

یہ حرام کہ اللہ پر جھوٹ باندھو۔بے شک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا۔"

حدیث شریف میں ہے۔حضور (علیہ السلام) سے اشیاء کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا۔"حلال وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا اور حرام وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا اور وہ چیزیں جن کے بیان حلت وحرمت سے سکوت فرمایا وہ معاف ہیں یعنی کم از کم درجہ اباحت میں ہیں۔تو جب وہ چیزیں جن کے حلت وحرمت کے بیان سے سکوت فرمایا گیا۔اور جو درجہ اباحت میں ہیں تو اللہ کے نام پر مذبوح کی حلت وجواز تو ادلہ شرعیہ قطعیہ یقینیہ جیسا کہ اوپر بیان کر آئے قائم ہیں تو اب ان بدمذہب وغیرہ ہم کو اس بات کا کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ اس کے خلاف پر زبان کھولیں۔اور بلا وجہ شرعی مسلمانوں کو کافر ومشرک، مرتد، ومبتدع ٹھہرائیں۔

علامہ عبدالغنی نابلسی علیہ الرحمہ، رسالہ کشف النور میں نذر اولیاء اللہ کی بحث کرتے ہوئے آخر میں فرماتے ہیں۔

یعنی بعض لوگوں کا ان امور و نذر اولیاء ومحبوبانِ خدا کی حرمت پر بغیر دلیل قطعی کے اڑ جانا ان کا خداوند قدوس سے شرم وحیا کا نہ ہونا ہے۔پس بے شک حرام فرض کے مقابلے میں ہے اور محتاج ہے اپنے ثبوت میں دلیل کا۔

شریعتِ مطہرہ ان دیابنہ ملاعنہ اور گستاخان رسول کے لئے صاف صاف حکم دے چکی ہے۔

من شک کفرھم وعذابھم فقد کفر ☆

مسلمانوں کا ان سے ہر طرح کا رشتہ وتعلق ختم کر لینا واجب ہے اور اسی میں بھلائی ہے۔

از قلم: احسن العلماء حضرت علامہ مولانا سید شاہ حسن میاں صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ الرضوان (مارہرہ شریف)